خطباتِ سید محمود میاںؒ

(۴)

محمود الملة والدین شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحبؒ جامعہ مدنیہ جدید کی مسجد حامد میں جمعہ کا بیان فرمایا کرتے تھے جن کی ریکارڈنگ جامعہ کے استاذ مفتی محمد فہیم صاحب کرتے تھے، ان بیانات کی افادیت کے پیش نظر انہیں ماہنامہ انوارِ مدینہ کے ذریعہ ہر ماہ حضرتؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچانے کا اہتمام کیا جارہا ہے اللہ تعالیٰ حضرتؒ کے اس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔ (ادارہ)

اسلام میں غلام اور باندیوں کے حقوق (حصہ اوّل)

﴿ افادات : شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ ﴾

عنوانات و نظرِ ثانی : ڈاکٹر محمد امجد

(۶ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ / ۷ فروری ۲۰۱۴ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا ہے تین آدمی ایسے ہیں جن کو دُگنا ثواب ملتا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو ڈبل اجر اور ثواب دیتے ہیں، ان میں ایک آدمی وہ ہے اَلرَّجُلُ تَکُوْنُ لَہُ الْاَمَۃُ کہ اس کی باندی ہو، پہلے زمانے میں باندیوں کا رواج تھا، غلاموں کا رواج تھا اسلام سے بھی پہلے، کافروں کے یہاں اور مسلمانوں کے یہاں بھی اسلام کے آنے سے پہلے جو پہلے نبیوں کی اُمتیں تھیں ان میں بھی تھا اور کافروں میں تو بہت پہلے سے کئی ہزار سال سے غلام بنانے کا اور باندی بنانے کا رواج چلا آرہا ہے ! غلام اور باندی پر وہ لوگ بہت ظلم کرتے تھے جیسے گھوڑے گدھے ہوتے ہیں اس سے بھی برا سلوک اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ جانور ہیں ہمارے چوپائے ہیں ان سے کام جانوروں کی طرح لینا ہے، کھانے کو ملا

دے دیا، نہیں تو نہیں اور سوکھے ٹکڑے ڈال دیے، یہ چلتا تھا ! یہ صدیوں سے چلا آرہا تھا ! !

جب نبی علیہ السلام تشریف لائے ہیں تو یہ رواج عرب میں بھی تھا یہ رواج روم میں بھی تھا یہ رواج ایران میں بھی تھا ہندوستان میں بھی تھا چین میں بھی تھا پوری دنیا میں تھا اس وقت، نبی علیہ السلام نے آکر غلاموں کے ساتھ ظلم اور زیادتی، اور باندیوں کے ساتھ ظلم اور زیادتی کو ختم کیا اور غلام بنانے کے رواج کو بھی ختم کرنے کی کوشش شروع فرمادی، جب تک یہ رواج ختم نہیں ہوتا اس وقت تک ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو، کوشش شروع کردی آہستہ آہستہ، اب آپ دیکھیں کہ یہ رواج دنیا میں نہیں ہے، مسلمانوں کے یہاں بالکل نہیں ہے یہ نبی علیہ السلام کی اس مہم کی برکت سے ختم ہو گیا جو آپ نے چلائی تھی ! !

(غلام اور باندیاں بنانے کا رواج) شروع انہوں نے کیا تھا کافروں نے تو جب آپ نے یہ مہم چلائی تو اس میں پھر یہ باتیں ارشاد فرمائیں کہ ایک آدمی وہ ہے کہ جس کے پاس باندی ہو فَيُعَلِّمُهَا فَيُحْسِنُ تَعْلِيْمَهَا او کما قال علیہ السلام کہ اس کو تعلیم دلائے باندی کو تعلیم دلائے ! جب باندی کو تعلیم دینے کی نبی علیہ السلام تحریض فرمارہے ہیں اور اُبھار رہے ہیں کہ دلاؤ تو آزاد عورتوں اور لڑکیوں کو تعلیم دلوانا کتنی ضروری ہے ؟

اسلام عورتوں کو تعلیم سے نہیں روکتا :

یہ جو کہتے ہیں کہ اسلام عورتوں کو تعلیم سے روکتا ہے علم سے روکتا ہے، یہ جہالت کی باتیں ہیں جو لوگ اسلام کے دشمن ہیں وہ ایسی باتیں کرتے ہیں، اسلام نے اگر روکا ہوتا تو نبی علیہ السلام یہ بات ارشاد نہ فرماتے ! تو جب باندی جیسی عورت کو آپ تعلیم کی ترغیب دے رہے ہیں تو آزاد عورتوں کے لیے تو تعلیم اور بھی ضروری ہے، جب ایک آدمی اپنی باندی کو تعلیم دلائے گا تو کیا اپنی بیٹی یا بہن کو نہیں دلائے گا، اپنی بیوی کو جاہل رکھنا پسند کرے گا، ظاہر ہے وہ ان کو تعلیم دلاتا ہے اسی لیے نبی علیہ السلام فرمارہے ہیں جیسے انہیں تعلیم دلاتے ہو تو ایسے ہی باندیوں کو بھی تعلیم دلاؤ، اس کو بھی برابر کرو اونچا کرو

اس کو ذلیل گرا پڑا جیسے سمجھا جاتا تھا کہ نہ اسے سکھایا نہ پڑھایا نہ لکھایا نہ کھانے کے آداب نہ پہننے کے نہ اوڑھنے کے کچھ نہیں، بس ایک جانور کی طرح ان سے سلوک کرتے تھے ایسے ہی وہ پل پل کر مر مرا جاتی تھی، اب بس ! نہیں ایسے نہیں کرنا، فرمایا مالک اس کو بھی تعلیم دلائے !

باندیوں کو بھی اعلیٰ تعلیم دلاؤ :

اور ایسی تعلیم دلائے جیسی اپنی بچیوں کو دلاتا ہے کیونکہ آگے فرمایا فَیُحْسِنُ تَعْلِیْمَهَا اعلیٰ تعلیم دلائے ، جو تعلیم اس کی زندگی میں اور اس کی آخرت میں دونوں میں کام دے اُسے علم کے زیور سے آراستہ کرے کیونکہ صرف دنیاوی تعلیم وہ تو کافر بھی دیتے ہیں اپنی عورتوں کو، وہ تو کمال نہیں ہے کہ بڑے بڑے سکول اور کالجوں پڑھالو تو اس سے دنیا کا تو فائدہ ہوگا لیکن آخرت کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا نہ دین کا فائدہ ہوگا وہ تو کافر بھی دلاتے تھے ! روم کے بادشاہ بھی دلاتے تھے، مصر کے بادشاہ بھی دلاتے تھے، ایران کے بادشاہ بھی اپنی عورتوں کو پڑھاتے لکھاتے تھے لیکن وہ تعلیم اسلامی تعلیم کے مقابلے میں نیچے تھی ،اس کا فائدہ اور اس کا مفاد مادّی تھا، روحانی فائدہ اس تعلیم میں نہیں تھا اور صرف دنیا میں تھی بس ! ! موت کے بعد آخرت میں اس کا کوئی فائدہ نہیں تھا، اس میں نماز نہیں سکھاتے ، اس میں پاکی ناپاکی نہیں سکھائی جاتی ، اس میں حلال اور حرام کی تمیز نہیں سکھائی جاتی ، اس میں حقوق نہیں بتائے جاتے کہ ماں باپ کا کیا حق ہے اور چھوٹوں کا کیا حق ہے ؟

آپ کا کیا خیال ہے کہ آکسفورڈ یونیورسٹی جو انگلینڈ میں ہے اور امریکہ کی جو بڑی بڑی یونیورسٹیاں ہیں ان میں ماں باپ کے بارے میں تعلیم اور ادب سکھایا جاتا ہے ؟ پتا ہی نہیں ہوتا، وہاں کے پروفیسرز کو بھی نہیں پتا ہوتا کیونکہ وہاں کے پروفیسر کوئی سکھ ہے کوئی ہندو ہے کوئی یہودی ہے تو کوئی عیسائی ہے کئی مسلمان بھی ہیں، ان کا یہاں استاد رکھنے کا معیار کچھ اور ہے، نہ اسے ماں کی تمیز، نہ باپ کی، نہ بڑے کی، نہ چھوٹے کی، کوئی آداب انہیں معلوم نہیں، تو یہ بہت ادھوری تعلیم ہے ان کی ، جو علوم اس وقت بھی پڑھائے جاتے تھے اسلام نے ان کو بھی اپنایا اور ان کے ساتھ یہ اضافہ کیا کہ

روحانی تعلیم بھی دو ! صرف دنیاوی اور مادّی نہیں بلکہ اُخروی اور روحانی تعلیم کا اضافہ کر دیا تاکہ دونوں طرح کا فائدہ ہو ! !

تو نبی علیہ السلام ان دونوں فائدوں کی تعلیم دے رہے ہیں کہ باندی کو بھی یہ دونوں چیزیں سکھائے جو بھی اعلیٰ تعلیم جس کو کہتے ہیں وہ اس کو دلائے جیسے اپنی بیٹی کو دلاتا ہے چنانچہ صحابہؓ نے اس پر عمل کیا، صحابہ میں خود ایسے بہت سے تھے جو غلام تھے، بعض صحابہ ایسے ہیں جو خود غلام تھے ان کو اسلام نے آزادی دلائی لیکن جس طرح ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ادب اور احترام کرتے ہیں ایسے ہی اُس صحابی کا بھی کرتے ہیں جو پہلے غلام تھے کوئی فرق نہیں کرتے، اگر کوئی اس صحابی کی گستاخی کرے گا تو جاہل آدمی بھی اس کے سر پر اینٹ مارے گا، جو صحابی غلام تھے اور وہ آزاد ہوئے اور صحابی ہیں ان کی بھی توہین کوئی ادنیٰ مسلمان برداشت نہیں کرے گا ! اگر کوئی دوسرا توہین کرے گا تو اس کے سر پر اینٹ مار کے پھاڑ دے گا جیسے اسے غصہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی توہین پر آتا ہے ایسے ہی اس کو غلام صحابی کی توہین پر بھی غصہ آتا ہے !

صحابہؓ کے نام پر اپنے بچوں کے نام رکھنا :

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے کتنی محبت ہے لوگوں کے دلوں میں ان کا نام پر لوگ اپنے بچوں کا نام بلال رکھتے ہیں ! جاہل لوگ بھی رکھتے ہیں اور اتنی محبت کرتے ہیں غلام صحابی سے ! حضرت زید رضی اللہ عنہ غلام تھے ان کے نام پر دنیا اپنے بچوں کے نام رکھتی ہے اور فخر کرتے ہیں سعادت سمجھتی ہے، اسلام نے اتنی عزت دی اتنی عزت دی کہ ان پر سے غلامی کا دھبہ مٹا کر رکھ دیا کہ خبردار اِن کو اس نظریے سے کوئی نہ دیکھے، اس آنکھ سے انہیں کوئی نہ دیکھے چنانچہ ان (غلام) صحابہ کو اور (دوسرے) صحابہ کے برابر درجہ ملا ! !

اسلامی یونیورسٹی کا معیار :

''صفہ'' جو آپ نے یونیورسٹی قائم کی مدینہ منورہ میں اور دوسری ''دارِ ارقم'' مکہ مکرمہ میں،

ان دونوں میں آزاد بھی تھے کیونکہ بین الاقوامی یونیورسٹی تھی اس میں روم کے طالب علم بھی تھے اس میں عجم کے بھی تھے اس میں یمن کے بھی تھے اس میں مصر کے بھی تھے ! اور سب کو پڑھاتے تھے، اس میں آزاد اور غلام دونوں تھے، یہ نہیں تھا کہ اس جگہ آزاد بیٹھیں گے اور وہاں غلام بیٹھیں گے نیچے، دونوں ایک ساتھ بیٹھتے تھے، دونوں کو تعلیم دی تو بہت بڑا معیار قائم کیا !

باندیوں کو بھی اعلیٰ ادب سکھاؤ :

تو فرمایا کہ جس کے گھر میں کوئی باندی ہو اُسے صرف تعلیم ہی نہیں بلکہ اعلیٰ تعلیم دے، فرمایا فَیُحْسِنُ تَعْلِیْمَھَا پھر فرمایا وَیُؤَدِّبُھَا فَیُحْسِنُ أَدَبَھَا اعلیٰ ادب سکھائے، آداب بھی سکھائے، گھر کی صفائی کیسے ہوتی ہے ؟ گھر میں اوڑھنا پہننا کیسے ہے ؟ اُٹھنا بیٹھنا کیسے ہے ؟ لباس پوشاک کیسی ہے ؟ باورچی خانہ کیسے رکھنا ہے ؟ گھر کیسے سنبھالنا ہے ؟ اندر کے کام کس طرح کرانے ہیں ؟ باہر کے کام کیسے کرانے ہیں ؟ اور فرمایا ان کو اعلیٰ تعلیم دی ادب کی ، بڑے چھوٹے کا ادب بھی سکھایا، اُٹھنا بیٹھنا بھی سکھایا جیسے اپنی بیٹیاں گھر میں ہیں ایسے ہی انہیں بھی کر دیا پتہ ہی نہیں چلتا، اُٹھنے بیٹھنے میں سنورنے میں ان جیسی لگتی ہیں ! اکنامک کالج میں ان کو پڑھایا کیونکہ میری بیٹی یا میری بہن جاتی تو اس کو بھی پڑھاؤں، کوئی بڑا مہنگا کالج ہے وہاں لڑکیوں کو بہت ہنر سکھا جاتا ہے سینا پرونا اور یہ دستکاریاں بہت مہنگی اس کی فیسیں تیس تیس چالیس چالیس ہزار ہوتی ہیں اور اس کے جو اور خرچے ہوتے ہیں وہ اس کے علاوہ ملا کر، مالدار لوگ پڑھا سکتے ہیں ہر آدمی نہیں پڑھا سکتا اس میں، لیکن بہت ہنر سیکھتی ہیں اس میں لڑکیاں بڑی ماہر ہوتی ہیں ! تو فرمایا اگر ضرورت پڑے تمہاری بچیاں اس کالج میں پڑھتی ہیں تو اس باندی کو بھی اسی میں پڑھانا ہے، نبی علیہ السلام ہمیں یہ ترغیب دے رہے ہیں !

اب جب اسے سب کچھ سکھا دیا تو آپ آج کے دور میں اس حساب سے سوچیں اگر اعلیٰ تعلیم دلائی تو پانچ سال دس سال جتنا عرصہ بھی دلائی لاکھوں روپیہ خرچ ہو چکا ہوگا یا نہیں ہوگا ؟ اور پھر اس کو کڑھائی سلائی سکھائی اس پر بھی بہت خرچ ہوگا کیونکہ وہ کالج والے کہتے ہیں یا سکول والے کہ

آج فلاں کپڑا لانا ہے آج اس طرح کا لانا ہے آج اس طرح کا لانا ہے تو وہ لانا پڑتا ہے تو مالدار کے علاوہ عام آدمی پڑھا بھی نہیں سکتا ان کالجوں میں بچیوں کو، اب اس میں جب پڑھائے گا اور اگر اس کی بچیوں نے میڈیکل کیا اور اس نے اس باندی کو بھی میڈیکل کروایا تو کتنا روپیہ خرچ ہوگا ؟ اتنا کچھ خرچ کرو باندی پر جیسے اپنے پر خرچ کرتے ہو اپنی بیٹی پر یا بہن پر، یہ ترغیب دے رہے ہیں رسول اللہ ﷺ پھر جب خرچ کر دیا تو اب لاکھوں روپے خرچ ہو گیا گھر میں ایک بہت ہنر مند سلیقہ مند عورت موجود ہے !

باندیوں کو آزاد کر دو :

پھر فرمایا ثُمَّ یُعْتِقُھَا[1] یہ سب کچھ سکھانے کے بعد اس کو آزاد کر دو ! اب دنیا کے ماہر جو ہیں ماہر اقتصادیات اکانومکس کے ماہر وہ تو اس مشورے کو نہیں مانتے نہ تسلیم کرتے ہیں، وہ یہ کہیں گے کہ جب آپ نے اس کو اتنا پڑھایا اتنا لکھایا اتنا سکھایا اتنا پیسہ خرچ کیا تو اب اسے آزاد کرنا یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا یہ تو گھاٹا ہی گھاٹا ہے ! آزاد ہی کرنا تھا تو پہلے دن کر دیتے، اتنا لکھا پڑھا کر پیسہ خرچ کر کے، گاڑی بھی گئی پٹرول بھی پھونکا سب کچھ کیا اسے کالج سے لائے لے گئے سب کچھ کیا، جس وین میں تمہارے بچے آتے جاتے تھے اسی میں یہ بھی آئی گئی سب کچھ کیا، اب اسے آزاد کرتے ہو تو ہمارے نقطہ نظر سے جو ہم نے اسکولوں میں کالجوں میں اعلیٰ تعلیم پڑھی ہے اور وزیر خزانہ پاکستان اسحاق ڈار بھی یہ کہے گا میری سمجھ میں یہ فلسفہ نہیں آیا اسے اب کیوں آزاد کر رہے ہو ؟ اتنا پیسہ خرچ کرنے کے بعد آزاد کون کرتا ہے اسے تو رکھنا چاہیے ! تو یہ وہی کہہ رہا ہے جو اس نے یہودیوں اور عیسائیوں کے سکولوں اور کالجوں میں پڑھا ہے وہ یہی کہیں گے کہ اسے چھوڑنا تو حماقت ہے بیوقوفی ہے، اتنا پیسہ لگا دیا، یا تو لگاتے ہی نہ اور اگر آزاد ہی کرنا تھا تو شروع میں کر دیتے اتنا خرچ کر کے آزاد کیوں کر رہے ہو ؟ تو دنیاوی نقطہ نظر سے تو یہ بات بالکل صحیح ہے یہ مشورہ بھی صحیح ہے، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ جو آپ کے ہوں گے آپ رکھیں بڑا اگر آپ کا صنعتی کاروبار ہو کچھ ہو تو وہ بھی آپ کو یہی مشورہ دے گا کہ نہیں، یہ تو آپ کا خسارہ ہی خسارہ ہے لیکن رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں انہیں آزاد کر دو ! !

---

[1] صحیح البخاری کتاب الجهاد و السیر رقم الحدیث ۳۰۱۱

رسول اللہ ﷺ کی دور اندیشی :

کیونکہ یہاں بہت دور کی نگاہ ہے حضرت رسول اللہ ﷺ کی دور اندیشی ان کی نگاہ سے بہت آگے ہے جس کا فائدہ بہت بڑا ہے اور وہ کیا فائدہ ہے ؟ وقت بھی پورا ہو گیا ہے بلکہ ایک دو منٹ اوپر ہو گئے ہیں وہ ان شاء اللہ اللہ نے چاہا تو آئندہ بتائیں گے، اللہ ہمیں دین کی سمجھ بھی دے اور عقل بھی دے، عمل کی توفیق بھی دے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کی شفاعت اور ان کا ساتھ نصیب فرمائے وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ